۱۔ توحیدِ باری تعالیٰ

۲۔ تقلید شخصی

۳۔ اسلامی نظمیں

چوہدری محمد اصغر جن کا میرپور آزاد کشمیر کے ایک مشہور خانوادہ سے تعلق ہے۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ساٹھ اور ستر کی دہائیوں میں برطانیہ کا رُخ کیا اور پھر یہیں کے ہو رہے، یہاں آنے والوں میں اکثریت کا مطمع نظر کسبِ معاش تھا۔ لہٰذا ان کی کوششیں اسی دائرہ میں سکڑ کر رہ گئیں، البتہ کچھ لوگوں سے ادبی، علمی، دینی اور سیاسی میدانوں میں قدم جمائے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔

مولانا فضل کریم عاصم رحمتہ اللہ علیہ جو آزادی ہند سے پہلے اسی علاقہ میں بحثیت مدرس اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے، اور جب یہاں تشریف لائے تو اُنہوں نے دینی تعلیم اور اُردو زبان کی تدریس میں دلچسپی لی اور اُن کی ابتدائی کوششوں سے برطانیہ کے مختلف علاقوں میں پھیلے سینکڑوں لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ مولانا محمود احمد میرپوری رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں توحید و سنت کی ایسی شمع روشن کی کہ آج برطانیہ کے مختلف شہروں میں مولانا کی کوششوں کے ثمرات دیکھے جاسکتے ہیں، انہوں نے علمی میدان میں ماہنامہ ''صراطِ مستقیم'' کی ادارت سنبھالی جو برطانیہ سے شائع ہونے والا واحد دینی مجلّہ ہے جو طویل عرصہ سے پابندی کے ساتھ تشنگانِ علوم کی پیاس بجھا رہا ہے۔ کچھ لوگوں نے سیاست میں قدم جمائے تو وہاں اپنے جوہر دکھائے اور کچھ لوگوں نے تجارت میں قدم رکھا تو اپنا لوہا منوایا ان ہی شخصیات میں ایک نام اصغر میرپور کا بھی ہے، جنہوں

نے ادبی میدان میں مختلف معرکے سرانجام دیئے ان کی کئی شعری مجموعے چھپ چکے ہیں، شاعری کی مختلف اصناف میں انہوں نے طبع آزمائی کی۔ ادبی ذوق کے ساتھ دینی مطالعہ کا خاصا اہتمام کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی معلومات کو کسی خوف یا طمع کے بغیر قلمبند کرتے رہتے ہیں۔ اپنے افکار ونظریات اور حاصل مطالعہ کو عام کرتے ہوئے موصوف کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ قارئین پھول برسائیں گے یا پتھر پھینکیں گے، جسے اُنہوں نے درست سمجھا وہ لکھا، ان کی کسی بات یا رائے سے اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن ان کا جذبہ غنیمت اور انہیں خود بھی اپنی رائے پر اصرار نہیں، دلیل کی قوت سے نہ کہ خوف یا لالچ سے اپنی رائے بدلنے میں عار نہیں سمجھتے، دین کے نام پر جاری غیر دینی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اور دین کا لبادہ اوڑھ کر دنیا بٹورنے والوں کے خلاف ان کے قلم کی تیزی دراصل اُن کے ضمیر کی آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے اور بیان کرنے کی سب کو توفیق عطا فرمائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔

عبدالہادی العمری

برمنگھم، برطانیہ

10/اگست 2012ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر حمد و ثناء میرے اللہ کے لئے جس نے یہ یہاں بنایا بے شمار درود و سلام نبی پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے دنیا میں توحید کا بول بالا کیا۔

اما بعد ! اے اللہ میں جانتا ہوں کہ میں ایک بہت ہی گناہ گار انسان ہوں اور بہت ہی کم علم ہوں شائد توحید کے موضوع کے ساتھ پوری طرح انصاف نہ کر سکوں میری التجا ہے کہ میری کوتاہیاں درگزر کر دینا جو اچھی بات ہو اس کا اجر مجھے میرے ماں باپ و اہل وعیال کو دینا۔ میرے اللہ میں بہت گناہ گار ہوں میرے نامہ اعمال میں کچھ بھی نہیں اس کے باوجود میں تیری رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوا۔ یا اللہ میری زندگی میں جو مصائب آتے ہیں وہ میرے اپنے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں اور میں اُن پہ اس لئے صبر کرتا ہوں کہ میرا اللہ ایک دن مجھے ضرور اس کا اجر دے گا۔ یا اللہ جب تک میری زندگی ہے مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا اور توحید کی راہ پر رکھنا شرک سے مجھے دُور رکھنا۔

بچپن میں ایک کہانی سنی تھی کہ ایک امیر آدمی کے مکان کے سامنے ایک غریب کا مکان تھا جو دن بھر محنت مزدوری کرتا اور بیوی بچوں کا پیٹ بھرتا شام کو اپنے مکان کے باہر بیٹھ کر بڑے سکون سے لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کرتا امیر آدمی کی بیوی کہتی کہ ہماری دولت کس کام کی جب زندگی میں سکون نہیں سونے کے لئے ہمیں نیند کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں اور دوسری جانب

ہمارا مفلس پڑوسی ہے جس کا لوگ احترام کرتے ہیں اور اس کی زندگی بھی سکون سے گزر رہی ہے ہماری اس دولت کا کیا فائدہ جس سے ہمارا سکون خراب ہو رہا ہے وہ امیر آدمی اپنی بیوی کی باتیں سنتا رہا دوسرے دن اس نے غریب آدمی کو بُلایا اور دس ہزار روپیہ دے کر کہا کہ جاؤ اس سے کوئی کاروبار کرو اور روپیہ لے کر گھر چلا آیا جب رات ہوئی تو وہ مکان سے باہر نہیں آیا جو بھی دستک دیتا وہ دروازہ ہی نہ کھولتا رات بھر پیسے سرہانے کے نیچے رکھ کر جاگتا رہا کہ کوئی چور آ کر چوری نہ کر لے اسی تذبذب میں رات بیتی صبح وہ امیر آدمی کے پاس گیا اور رقم واپس کر کے کہا کہ ایسی دولت کس کام کی جس سے انسان کا ذہنی سکون ہی جاتا رہے میرے ساتھ بھی کچھ اسی طرح ہوا کہ کئی امیر دوست کہتے کہ تم ہم سے خوش نصیب ہو جو آرام وسکون سے رہتے ہو اور کھاتے پیتے بھی ہم سے اچھا ہو مگر مجھے علم نہیں تھا کہ ان باتوں میں حسد بھی چھپا ہے تو میں نے کہنا شروع کیا کہ میرے پاس اتنا مواد ہے کہ ایک چھوٹی سی اسلامی کتاب لکھی جاسکتی ہے۔اُن نام نہاد دستوں نے میری رہنمائی کرنے کے بجائے میرے خلاف محاذ آرائی شروع کردی جس کا خمیازہ میں آج تک بھگت رہا ہوں۔معاشرے میں مجھے بدنام کیا گیا میرے کردار کو مسخ کیا گیا اور میرے خلاف طرح طرح کی افواہیں اُڑانی شروع کر دیں اسی دوران میں نے شاعری بھی لکھنی شروع کر دی جس سے انہیں اور حسد ہونے لگا اور انہوں نے میری زندگی میں کافی مصیبتیں کھڑی کر دیں مگر میں نے بھی حوصلہ نہ چھوڑا اور دل سے یہ عہد کیا کہ اگر میرے اللہ کو منظور ہوا تو میں یہ کتاب ضرور لکھوں گا آج اللہ کے فضل سے یہ کتاب آپ

کے ہاتھ میں ہے اور میرے دشمنوں کا میرے اللہ نے منہ کالا کیا۔اس کتاب کی تیاری میں مولانا عبدالہادی العمری صاحب نے میری بہت رہنمائی کی ہے گو یہ ایک سال لیٹ تیار ہوئی مگر کہتے ہیں ناں کہ ہر کام میں اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے تو اس دوران مجھے اور کئی چیزیں ملتی رہیں جنہیں کتاب میں شامل کرتا گیا اسی طرح یہ ایک اچھی خاصی کتاب بن گئی۔ہم چار بھائی ہیں۔ہم سب سے بڑے ہیں بھائی محمد اسلم ان کے بعد محمد اقبال پھر میں اور مجھ سے چھوٹا ہے عابد محمود ہم چاروں میں مذہب کے بارے میں میرے اور بھائی اقبال کے خیالات کافی ملتے ہیں کئی بار ہمارے خلاف محاذ آرائی بھی ہوتی رہتی ہے اور وہ صرف ہمارے عقائد کی بنا پر ہوتی ہے اسی کی اور کوئی وجہ نہیں مگر ہم دونوں بھائی اپنے عقائد پر ڈٹے رہتے ہیں اور اپنا مؤقف نہیں بدلتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اپنی خرافات میں شامل کرنا چاہتے ہو تو ہمارے عقائد کے خلاف کوئی قوی دلیل لاؤ کہ تم حق پر ہو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے ہم دونوں کا یہ عقیدہ ہے کہ روزی رساں اللہ ہے کوئی انسان کیا کرسکتا ہے ہمارے کافی نام نہاد الحدیث اپنے مفادات کی خاطر آج ایک پیر کے ساتھ تو کل دوسرے پیر کے ساتھ جو کہ ہم سے نہیں ہوسکتا گو ہمارے پاس اتنا علم نہیں ہے مگر ہم جانتے بوجھتے ہوئے سچ کو ٹھکرا کر جھوٹ کا ساتھ نہیں دے سکتے میرا مؤقف بدلنے کے لئے کافی لوگ تکلیفیں دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے مگر مجھے اس بات کی پرواہ نہیں میرا اللہ میرے ساتھ ہے۔

انگریزی کا ایک محاورہ ہے کہ:

Last But Not Least

میرے مراد محترم جناب قاری عبدالسلام صاحب سے ہے جو کہ
میرے اچھے محسن اور مخلص انسان اور بڑے پیارے عالمِ دین ہیں اُنہوں نے
اس کتاب کے لئے جو دوڑ دھوپ کی اس کا اجر انہیں اللہ ضرور دے گا میں بھی ہر
وقت دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے ایسے نیک لوگوں کی
معاشرے کو بہت ضرورت ہے۔ کاش بھی لوگ ان کی طرح ہوں تو یہ دُنیا کتنی
حسین ہو مگر کہتے ہیں جہاں پھول وہاں کانٹے بھی ہوتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ اگر
معاشرے میں بُرے لوگ نہ ہوتے تو ہمیں اچھے لوگوں کی پہچان کیسے ہوتی میں
اُن کے بارے میں مبالغہ آرائی نہیں کر رہا کیوں کہ یہ انسان ہی اچھے ہیں
میرے پاس اُن کی تعریف کے سِوا کچھ نہیں اور دعا ہے اللہ انہیں ہمیشہ خوش وخرم
رکھے۔ ہمارے اہلِ حدیثوں میں سے کافی تو نام کے ہی اہلِ حدیث ہیں مگر
تھوڑے لوگ جیسے آٹے میں نمک کے برابر ہیں جو میری حوصلہ افزائی کرتے
رہتے ہیں ان میں جناب حاجی کرم الٰہی صاحب رادھرم، جناب مولانا
عبدالرحمٰن صاحب، رادھرم اور بھائی حاجی منظور صاحب اور بھی چند دوست
ہیں جس سے نام زیادہ ہو جائیں گے اور میں اُن دوستوں کا بھی ممنون ہوں جو
اپنی باتوں سے یا اپنے چمچوں کے ذریعے میری حوصلہ شکنی کرتے آئے ہیں۔
کیوں کہ جب تک آپ کی مخالفت نہیں ہوتی تب تک انسان میں نکھار نہیں آتا
یہ دشمن ہی ہوتے ہیں جو انسان کی شخصیت سنوارتے ہیں یہ حدیث ہے کہ میں
نے خود نہیں پڑھی مگر علمائے کرام سے سُنی ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد

ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''بڑا بدنصیب ہے وہ انسان جس کے دشمن نہیں ہیں''

یہ بات میرے مشاہدے کی ہے کہ میں وہ انسان تھا کہ اگر ایک دو بار فون پر کوئی بُری بات کہتا تو میں فون کا نمبر بدل دیتا۔ جب میرے دشمن زیادہ ہو گئے تو پھر وہ فون کر کے مجھے گالیاں دیتے رہے مگر میں نے فون نہیں بدلا۔ یہ ایک جیتی جاگتی مثال ہے کہ دشمن کس طرح ایک انسان کی شخصیت نکھارتے ہیں۔

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپوری

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ
''حق پر چلنے والا تنہا رہ جاتا ہے'' یہی کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے''

دھن دولت اور شہرت نہ میرے دل کی کنجی ہے
اپنی تمام عمر کی صرف یہ کتاب پونجی ہے

انتساب

میرے والداور والدہ کے نام

اور

اپنے استاد محترم جناب فضل کریم عاصمؒ کے نام دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اوران کے درجات بلند کرے(آمین)

مولانا محمود احمد میر پوریؒ کے نام جو کہ ایک اچھے مسلمان پیارے دوست، میرے لیے ایک رہبر کی حیثیت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ انہیں راحتیں بخشے اوران کے درجات بلند کرے(آمین)

مولانا فضل کریمؒ کے روپ میں مجھے ایک ایسا استاد ملا جنہوں نے میری سوچ کو ضیاء بخشی اور مولانا محمود احمد میر پوریؒ کے روپ میں ایک عظیم عالم دین، بہترین دوست، سچا رہبر آج میں جو کچھ لکھتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش ان لوگوں کی تبلیغ اور میری کاوش کا نتیجہ ہے خدا کرے میری طرح اور کوئی دوست بھی اس میدان میں آگے آئیں اوراس نیک کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔

مجھے یاد ہے 1980ء میں مولانا محمودؒ مجھے لائبریری کی چابی دے دیا کرتے تو میرا سارادن جوسوالات ذہن میں ہوتے ان کے جوابات کتابوں میں ڈھونڈتا رہتا۔ مجھے آج بھی یاد ہے نماز ظہر کا وقت تھا مولانا عبدالہادی العمری اس وقت سعودیہ سے نئے آئے تھے۔ انہوں نے مولانا عبدالہادی العمری صاحب سے کہا کہ آج کے بعد اصغر اگر کوئی سوال پوچھنا چاہے تو اسے جواب دینا آپ کا کام ہے اور مولانا عبدالہادی العمری صاحب کی سمت اشارہ کرکے کہا کہ یہ تمہیں ہر سوال کا جواب مجھ سے بہتر دیں گے۔ تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر کوئی عام عالم ہوتا یعنی اگر کوئی پکی روٹی کا عالم ہوتا تو وہ دوسرے عالم کے بارے میں کبھی ایسا نہ کہتا وہ سوچتا کہ اس سے میرا رتبہ کم ہوجائے گا۔ مگر آفرین مولانا محمود احمدؒ پر جو چھوٹے بڑے کا احترام کرتے تھے۔ میں ممنون ہوں گرین لین مسجد کی انتظامیہ کا جنہوں نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ مسجد کی لائبریری میں جتنی کتابیں تھیں میں نے ان سے استفادہ کیا زیادہ تر توحید اور تقلید کے بارے میں مسجد کی لائبریری میں رکھی ہوئی کتابوں سے

استفادہ کیا۔ اور کچھ میری اپنی ذاتی لائبریری کی کتابوں سے لیا اور میں ممنون ہوں مولانا عبدالہادی العمری صاحب کا جنہوں نے ہمیشہ میرے ذہن میں جو سوالات آتے تھے ان کا جواب ہمیشہ قرآن وحدیث کے مطابق دیا۔

مجھے علماء اہلحدیث سے صرف تھوڑا گلہ ہے کہ یہ لوگ ڈرتے بہت ہیں میں سلام کرتا ہوں جناب مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی ؒ کا اللہ تعالیٰ ان شہداء کے درجات بلند کرے ایسے علماء ہوں جو سرعام حق کا پرچار کرسکیں لوگ غلط ہوتے ہوئے بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور ہم حق پر ہوتے ہوئے بھی چھپے پھرتے ہیں مجھے کئی دوست کہتے ہیں کہ حق کا پرچار کر کے تمہیں کیا ملا میں اس کے جواب میں یہی کہتا ہوں کہ توحید کی خاطر اگر میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں اسی طرح کی باتیں سن کر مجھے تفسیر ابن کثیرؒ میں ایک واقعہ ہے کہ ایک عیسائی شہنشاہ نے ایک مسلمان کو کہا کہ تم میری بیٹی سے شادی کرلو اور میں اپنی بادشاہی کا حصہ بھی تمہیں دوں گا اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو انہوں نے انکار کر دیا تو شہنشاہ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے یہ دیکھ کر بادشاہ نے سوچا کہ شائد پچھتا رہے ہیں تو اس نے پوچھا اب جو رہتے ہو اگر میری بات مان لیتے تو رونا نہ پڑتا اس پر انہوں نے سونے کے پانی سے لکھنے والے الفاظ کہے انہوں نے کہا میں ڈر کے مارے نہیں رو رہا میں تو اس لیے رو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف ایک جان کیوں دی اگر اس نے مجھے ایک سو جانیں دی ہوتیں تو وہ بھی میں اللہ کی راہ میں نچھاور کر دیتا۔

میں ان بزرگوں کی طرح نیک انسان تو نہیں ہوں مجھ میں بہت سی خامیاں ہیں بہت گناہگار ہوں مگر میرا جذبہ بھی ایسا ہی ہے کہ اگر میرے عقیدے کی وجہ سے مجھے اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں تو میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ یہ مرتبہ کسی خوش قسمت کو نصیب ہوتا ہے کہ جیسے وہ انسان اور اس کا رب ہی جانتا ہے کہ جو بد عقیدہ لوگ اس کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مجھے اس بات کا اجر ملے گا۔ اس بات پہ میرا پختہ ایمان ہے۔ اگر ان کے پیر کہتے ہیں کہ ہم تعویزوں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں تو آج تک یہ لوگ کشمیر کیوں نہیں آزاد کرا سکے یہ اپنے غنڈوں کو میرے پیچھے لگانے کی بجائے ایک تعویذ کے سہارے میری سوچ کیوں نہیں بدل دیتے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ان کے مرید تو بے چارے علم سے کورے ہیں۔

میں نے کوشش کی ہے کہ توحید باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ تقلید کے بارے میں بھی کچھ لکھ دوں تا کہ عام انسان تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ سکے اور باقی کچھ اپنی اسلامی نظمیں شامل کی ہیں جنہیں پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہوگا۔

میرے اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ سب کچھ لکھنے کی ہمت دی میں اس قابل نہیں تھا۔ میں نے یہ جو کچھ لکھا ہے یہ میری زندگی کا سرمایہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پہ اپنے پروردگار کا خاص کرم ہے نہیں تو میں اس قابل نہیں تھا کہ کچھ لکھ سکتا وہ جب چاہتا ہے کسی عام انسان سے کوئی ایسا کام کروا دیتا ہے جسے دیکھ کر اس کے دشمن دھنگ رہ جاتے ہیں۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپوری

اظہارِ تشکر

میں بے حد ممنون ہوں محترم جناب مولانا عبدالہادی العمری صاحب کا کہ جنہوں نے اس کتاب کی Proof Reading کر کے سبھی غلطیوں کو درست کیا میرے خیال میں اگر یہ کام میں خود سرانجام دیتا تو کبھی اتنی باریک بینی سے غلطیوں کی نشاندہی نہ کرسکتا تھا اور پاکستان سے پوری کتاب کو منگوا کر ہر چیز کو ترتیب سے اپنی جگہ پر لکھا اور میرے پاس کچھ مزید چیزیں لکھی ہوئی تھیں وہ بھی کتاب میں شامل کیں۔

میں ایک بار پھر مولانا عبدالہادی العمری کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھ غریب کی مدد کی اس کا اجر اللہ سے تو انہیں ملے گا ہی مگر میں بھی تمام عمر انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ میں عملاً بھی ایسا کرتا ہوں مثال آپ کے سامنے ہے کہ مولانا

فضل کریم عاصمؒ اور مولانا محمود احمد میر پوریؒ نے میرے ساتھ نیکی کی تھی تو آج میں اپنی یہ کتاب اُن دونوں ہستیوں کے نام کر رہا ہوں ، اسی طرح مولانا عبدالہادی العمری صاحب بھی میرے لئے بڑے قابلِ احترام ہیں خدا انہیں سدا سلامت رکھے اور اسی طرح یہ دین کی خدمت سرانجام دیتے رہیں۔ آمین

محمد اصغر میر پوری

توحید

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

ہرطرح کی حمدوثناء اس خدا کے لیے جس نے کل کائنات کو بنایا بےشمار درود وسلام حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے اس جہاں میں توحید کا بول بالا کیا۔

امابعد

اس وقت یعنی موجود زمانے میں مسلمانوں کے عقائد میں وہی بربادی کی جہاں کافی وجوہات ہیں ان میں سے ایک ہم وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مالک حقیقی کو چھوڑ کر غیراللہ سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں یعنی کوئی کہہ رہاہے"یاعلیؑ مدد" اور کوئی جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے مدد مانگ رہاہے اور ہرماہ گیارہویں دے رہاہے کہ وہ خوش ہوکے جلد حاجتیں پوری کردیں

گے۔

اگر ہم ان کے نیک لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں تو ان کی تعلیمات میں یہ بات ملتی ہے کہ مشکل وقت میں اللہ کے در سے مانگو اس کے سوا کوئی غیر اللہ کسی کو کچھ بھی نہیں دے سکتا، اس کے برعکس ان لوگوں نے کیا کیا کہ ان کی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال کے انہی سے مانگنا شروع کر دیا حالانکہ کسی بھی مشکل میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں یہ نادان لوگ اگر اس اہم بات کو اگر سمجھیں تو پھر انہیں کبھی بھی دردر کے دھکے نہ کھانے پڑیں۔مگر کہتے ہیں نا کہ جو مقدر میں لکھا ہوتا ہے تو وہی ملتا ہے تو انسان بھی جیسے جیسے شرک کی طرف راغب ہوتا ہے تو اللہ بھی اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے کہ وہ انسان پھر کبھی ہدایت نہیں پا سکتا کیونکہ اگر اللہ کسی کو ہدایت نہ دے تو کوئی بھی ہستی اسے ہدایت نہیں دے سکتی۔

وسیلہ:

اللہ تعالیٰ خود قرآن پاک میں فرماتے ہیں بلکہ حکم کرتے ہیں۔''مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا'' مگر دعا شرک سے خالی ہونی چاہیے یعنی کسی ایسے طریقے سے دعا نہ کی جائے جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو۔

توحید کے موضوع پر بات کرنے سے پہلے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صرف لا الا اللہ کہنے سے توحید کا حق ادا نہیں ہوتا جب تک آپ رسالت کا بھی اقرار نہ کریں اور ان کا اقرار ہی کاری نہیں ان پر عمل بھی ہونا چاہیے۔شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below

Free-Ebooks.net